حالات

حضرت شاہ اکبر داناپوری

حضرت سید شاہ محفوظ اللہ ابوالعلائی داناپوری

تنظیم اکبری
خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ
شاہ ٹولی داناپور شریف، پٹنہ، بہار، الہند

بموقع اجرا 157واں عرس حضرت سیدنا مولائے کائنات علی مرتضی علیہ السلام

حالاتِ حضرت شاہ اکبر داناپوری

مؤلفہ

حضرت سید شاہ محفوظ اللہ ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ

سجادہ نشیں: خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ

ترتیبِ جدید مع اضافہ

سیّد شاہ محمد ریّان ابوالعلائی

ناشر

تنظیم اکبری

خَانقاہِ سَجّادِیَہ ابُو العُلائِیَہ

شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ، بہار، الہند

نام کتاب : حالاتِ حضرت شاہ اکبر داناپوری
نام مؤلف : حضرت سید شاہ محفوظ اللہ ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ
ترتیب جدید : سید شاہ محمد ریّان ابوالعلائی
باہتمام : خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ
ناشر : تنظیم اکبری
کمپوزنگ : ابوالعلائی کمپیوٹر (سید محمد ناصر سجاد ابوالعلائی، سید محمد شایان ابوالعلائی)
تصحیح : ڈاکٹر سید ابو طاہر چشتی ابوالعلائی، محمد کلیم اللہ مظفر پوری
اشاعت باراول: 6 اگست 1972ء/1392ھ
جدید اشاعت: 27 شعبان المعظم 1438ھ/2017ء
تعداد : 1100 (گیارہ سو)
صفحات : 48
ہدیہ :

ملنے کے پتے

(1) خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ، بہار، الہند
(2) حجرہ اکبری، درگاہ حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلاء، آگرہ، یو۔پی، الہند
(3) خانقاہِ چشتیہ ظفریہ، بشن پور بازار، کشن گنج، بہار، الہند
(4) خانقاہِ حلیمیہ ابوالعلائیہ، چک نیا حجرہ، الہ آباد، یو۔پی، الہند
(5) بک ایمپوریم، سبزی باغ، پٹنہ، بہار، الہند
(6) رضوی کتاب گھر، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی، الہند

فہرست

واضح ہو کہ حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری کی حیات و خدمات، علمی وادبی، فقہ وتصوف، واقعات وکرامات، ملفوظات ومکتوبات، شاعری وتصانیف، معروف تلامذہ، خلفاء اور مریدین، دعا تعویذات ومجربات، تاثرات ومناقب، دعوتی اسفار اور خاندان اکبر وغیرہ وغیرہ پر ایک مفصل کتاب بنام ''حیاتِ شاہ اکبر داناپوری'' انشاءاللہ جلد از جلد منظر عام پہ آئے گی۔

محمد ریّان ابوالعلائی

حمد پاک

از: حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ

اے بے نیاز مالک ہے نام تیرا
مجھ کو ہے ناز تجھ پر میں ہوں غلام تیرا

ہو شوق مرتے دم بھی اے خوش خرام تیرا
آنکھوں میں دم ہو اپنا لب پر ہو نام تیرا

دیکھا جسے وہی ہے دل سے غلام تیر
دم بھر رہا ہے اے جان ہر خاص و عام تیرا

میں ہوں ضعیف بندہ تو مالک قوی ہے
عصیاں ہے فعل میرا بخشش ہے کام تیرا

ہر مرغ باغ تیری تسبیح پڑھ رہا ہے
ہر برگ کی زباں سے سنتا ہوں نام تیرا

کیوں کر ہو شکر ہم سے تیری عنایتوں کا
تیرا رسول لایا ہم تک پیام تیرا

کیا کیا حلاوتیں ہیں اللہ اکبر اس میں
میٹھا ہے ذکر تیرا شیریں ہے نام تیرا

رٹ ایسی لگ گئی ہے جو بھولتی نہیں ہے
وردِ زباں ہے ہر دم اے جان نام تیرا

دل عاشقوں کا اے جان جام جہاں نما ہے
مخفی رہے گا کیونکر ہم سے مقام تیرا

بحث قدیم و حادث علمی مذاکرہ ہے
اے پاک تو ہے جیسا ویسا کلام تیرا

ہوگا بڑے بڑوں کا ہنگامہ روز محشر
اکبرؔ قبول ہوگا کیونکر سلام تیرا

﴿ماخوذ: تجلیات عشق، ص28، مطبوعہ 1316ھ، آگرہ﴾

مقدمہ

حضرت سید شاہ سیف اللہ ابوالعلائی مدظلہ العالی

سجادہ نشیں: خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور شریف

صوبۂ بہار کی خوش نصیبی ہے کہ صدیوں سے یہ سرزمین صوفی سنتوں درویشوں اور فقیروں کا گہوارہ رہی ہے جنکی تذکیہ نفسی مجاہدہ وریاضت، ایثاروقربانی، امن وآشتی اورانسانیت کے پرخلوص جذبے اور خدمات نے مردہ دلوں کو زندہ کیا ان کے کردار عمل باکمال وجمال تعلیمات ہماری بے چین مضطرب زندگی اور صورت و سیرت کو سنوارنے اور سجانے کے لئے آج بھی مشعل راہ ہیں اسی کی ایک روشن کڑی تیرہویں صدی ہجری کی ایک عظیم ہستی حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ کی ذات گرامی ہے جنکی حیثیت بیک وقت درویش کامل امیر سخن اور صوفی شاعر آپ کی ہمہ گیر شخصیت اور مختلف اصناف سخن پر مطبوعہ کتابوں کے حوالے سے جتنا لکھا جائے یا کہا جائے کم ہے۔

بہت لگتا ہے جی محفل میں انکی ☆ وہ اپنی ذات سے اک انجمن ہیں

والد ماجد صوفی صافی مرشد برحق حضرت مولانا سید شاہ محفوظ اللہ ظفری ابوالعلائی داناپوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز متوفی 1418ھ کی تصنیف لطیف بنام ''حالات حضرت شاہ اکبر داناپوری'' قابل دید اور مستحسن ہے اس کی پہلی اشاعت آج سے تقریباً 45 برس پہلے تعداد پانچ سو کاتب محمد وقار صدیقی، باہتمام محمد ذوالفقار اللہ صدیقی (سیکریٹری: بزم خدام ابوالعلائی) چک الہ آباد 3، جسمیں ابی مرشدی کے برادر اصغر یعنی عم محترم سید شاہ خالد امام ابوالعلائی داناپوری کے تمہید اور مختصر تعارف برادر معظم ڈاکٹر سید

شاہ شمیم احمد گوہرؔ قادری ابوالعلائی مصباحی (سجادہ نشیں: خانقاہِ حلیمیہ ابوالعلائیہ، الہ آباد) مطبع اسرار کریمی پریس الہ آباد، 26 اگست 1972ء سے شائع کی گئی، ماشااللہ امسال اشاعت ثانیہ باہتمام خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، شاہ ٹولی، داناپور شریف، ناشر تحریک تنظیم اکبری 58 صفحات پر مشتمل ترتیب جدید مع اضافہ سید شاہ محمد ریان ابوالعلائی سلمہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ رسالہ حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری کو جاننے کے لئے مختصر مگر جامع ہے اس سلسلے میں عمی سید شاہ خالد امام ابوالعلائی، عمی سید شاہ نصر سجاد ابوالعلائی، اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر سید شاہ ابو طاہر چشتی ابوالعلائی، محمد کلیم اللہ مظفر پوری، سید شاہ تراب الحق ابوالعلائی، سید شاہ محمد میزاب ابوالعلائی، سید شاہ ذیشان خالد ابوالعلائی، سید شاہ محمد ناصر سجاد ابوالعلائی، سید شاہ محمد شایان ابوالعلائی سلمہ اور تمام وابستگان خانقاہ اور دیگر متعلقین، محبین، مریدین و متوسلین کا ممنون و مشکور ہوں، مولیٰ سے دعا ہیکہ اس رسالہ کو مقبول و منظور فرمائے آمین۔

فقیر سید سیف اللہ ابوالعلائی دانشمند

جاروب کش: خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ

شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ

بتاریخ: بروز عرس حضرت خواجہ شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی دہلوی قدس سرہ

25: جمادی الاخر 1438ھ / بمطابق 24 مارچ بروز جمعہ، 2017ء

تاثرات

حضرت سید شاہ خالد امام ظفری ابوالعلائی مدظلہ العالی

سرپرست: خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور شریف

تیرہویں صدی ہجری میں ہندوستان میں ایک صوفی منش بزرگ ہستی حاجی الحرمین شریفین تاج الشعراء حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی دانشمند داناپوری قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات گرامی گزری جو اپنی صوفیت معرفت اور کشف و کرامات میں بڑا اونچا مقام رکھتی ہے، آپ کے آباواجداد کا نسب نامہ فاتح منیر تاج العارفین حضرت سیدنا امام محمد المعروف تاج فقیہ مکی قدس سرہ اور حضرت مخدوم سید شاہ لطیف الدین بندگی دانشمند قلندری موڑوی قدس سرہ سے ملتا ہے اس وجہ سے نہیں کہ حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری راقم محمد خالد امام کے پردادا تھے بلکہ یہ حقیقت ہیکہ آپ بیک وقت صوفی شاعر، ناثر، ناقد، صحافی، صوفی، مصنف اور معرفت وطریقت کے شہسوار ہیں گویا وہ خود اک انجمن تھے جنکی شمع سے ہر فکر وخیال کے قلب وجگر منور ہوتے ہیں آج بھی ایک سو گیارہ 111 برس گزرنے پر آپکی روحانیت کی جلوہ ریزی ہورہی ہے، آپ کے پروانے ہر سال بڑی پابندی کے ساتھ اپنی نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں اور آپ کی خانقاہ عالم پناہ داناپور شریف میں حاضر ہوتے رہے ہیں آپ نے اپنی اس خاندانی و قدیمی خانقاہ کا ذکر اپنے دیوان ''تجلیات عشق'' مطبوعہ 1316ھ، آگرہ کے صفحہ 312 پر اک شعر میں کیا ہے۔

اکبر کے گھر کا آپ نشاں پوچھتے ہیں کیا ☆ اِس بے نوا فقیر کی وہ خانقاہ ہے

چونکہ ایک عرصہ سے ملک کے مختلف اطراف سے عقیدت مند حضرات کے خطوط آرہے تھے کہ حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری جیسی بزرگ ہستی کی سوانح حیات پر ایک مختصر رسالہ لکھا جاوے راقم کے والد ماجد پیرومرشد برحق ظفر ملت حضرت علامہ الحاج سید شاہ ظفر سجاد چشتی ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ متوفی 1394ھ کی موجودگی میں 14/15 رجب المرجب بروز یک شنبہ دوشنبہ 1392ھ بمطابق 26/25 اگست 1972ء بمقام خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، محلہ شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ، بہار، الہند، شاہ محمد اکبر داناپوری کی 65 سالہ جشن جلسہ منایا گیا جس میں ملک وملت کے عظیم دانشوارن نے شرکت فرمائی جسمیں شاہ اکبر داناپوری کے حالات سے متعلق اک کتاب بنام "حالات حضرت شاہ اکبر داناپوری" میرے بڑے بھائی صوفی صافی بزرگ حضرت مولانا سید شاہ محفوظ اللہ ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ نے تحریر فرمایا جسکو مع اضافہ ترتیب جدید سید شاہ محمد ریان ابوالعلائی زاداللہ عمرہ وعلمہ، ناشر تنظیم اکبری اشاعت ثانیہ کررہی ہے، یہ تحریر راقم محمد خالد امام کا اسی کتاب کا ایک دیباچہ ہے۔

خاکسار: خالد امام داناپوری

سرپرست: خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ

شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ

عرض حال

سرزمین بہار ہمیشہ سے مردم خیز رہی ہے، ہر دور میں یہاں قابل قدر انسان پیدا ہوتے گئے ہیں 1192ء میں جب سلطان شہاب الدین غوری نے دہلی کے تخت و تاج پر قبضہ کرلیا اور ہندوستان میں مسلمان آنے لگے تو بہار کی سرزمین اسلام کی روشنی سے منور ہوگئی پرچم توحید ہر جگہ لہرانے لگا اسی اسلام کی روشنی میں یہاں بھی کثرت سے علماء وفضلاء اور اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہے جو آسمان ہدایت پر مہر وماہ بن کر چمکے جنکی چمک ودمک سے آج تک ہماری آنکھیں خیرہ ہورہیں صدیوں برس قبل یہاں سے حضرت مخدوم سید شاہ قاضی شہاب الدین پیر جگجوت عظیم آبادی متوفی 666ھ، حضرت مخدوم شیخ کمال الدین احمد یحییٰ منیری متوفی 690ھ، حضرت مخدوم شیخ سلیمان لنگر زمین کاکوی، مخدوم جہاں حضرت شیخ شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری ثم بہاری متوفی 782ھ، حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی فردوسی قدس سرہ متوفی 788ھ، فقیہہ زنجان حضرت مخدوم سید شاہ لطیف الدین بندگی دانشمند قلندری موڑوی، حضرت مخدوم شاہ شعیب فردوسی شیخ پورہ بہاری متوفی 824ھ، حضرت مخدوم شاہ بدرالدین بدر عالم زاہدی بہاری متوفی 844ھ، حضرت مخدوم احمد چشتی نوآبادی، حضرت مخدوم اخوند شیخ چشتی نوآبادی متوفی 1012ھ، حضرت مخدوم شاہ دیوان دولت منیری متوفی 1017ھ، حضرت مخدوم شاہ ضیاء الدین چنڈھوسی، حضرت سید شاہ سیف اللہ بندگی دانشمند قلندری موڑوی، آفتاب شریعت حضرت دیوان شاہ اذاں قادری عظیم آبادی متوفی 1028ھ، محبوب رب العالمین حضرت خواجہ شاہ عماد الدین قلندر بادشاہ متوفی 1124ھ، حاضر بارگاہ لولاک حضرت مخدوم شاہ محمد منعم پاک باز عظیم آبادی متوفی

1185ھ، تاج العارفین حضرت شاہ پیر مجیب اللہ قادری پھلواروی متوفی 1195ھ، حضرت خواجہ شاہ رکن الدین عشق عظیم آبادی متوفی 1203ھ، حضرت مولانا سید شاہ حسن رضا رائے پوری فتوحہ متوفی 1215ھ، حضرت مخدوم شاہ حسن علی عظیم آبادی متوفی 1224ھ، قطب العصر حضرت سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش موڑوی متوفی 1235ھ، حضرت سید شاہ بہاؤ الحق چشتی قلندری موڑوی متوفی 1254ھ، سید الواصلین حضرت سید شاہ غلام حسین منعمی داناپوری متوفی 1254ھ، حضرت خواجہ سید شاہ ابوالبرکات عظیم آبادی متوفی 1256ھ، اعلیٰ حضرت سید شاہ قمر الدین حسین عظیم آبادی متوفی 1255ھ، حضرت سید شاہ محمد تراب الحق چشتی قلندری موڑوی ثم داناپوری متوفی 1272ھ، سید الطریقت حضرت سید شاہ محمد قاسم ابوالعلائی داناپوری متوفی 1281ھ، حضرت سید شاہ محمد واجد داناپوری قدس سرہ متوفی 1282ھ، قطب العصر حضرت مخدوم سید شاہ محمد سجاد ابوالعلائی داناپوری متوفی 1298ھ، حضرت سید شاہ غلام حسین ابوالفیاض سملی متوفی 1279ھ، عمدۃ المتوکلین حضرت سید شاہ عطاء حسین فانی داناپوری ثم گیاوی متوفی 1311ھ، حضرت سید شاہ شہود الحق اصدق چشتی بہاری متوفی 1331ھ، حضرت سید شاہ سلیمان چشتی پھلواروی متوفی 1329ھ، حضرت سید شاہ رشید الحق عمادی عظیم آبادی متوفی 1339ھ اور حضرت مولینا شاہ علی حبیب قادری مجیبی پھلواروی قدس اللہ اسرارہم جنکی ہدایت اور روحانیت سے نہ صرف بہار بلکہ ہندوستان کا بیشتر حصہ مستفیض ہوا، انہیں بزرگواروں کے درمیان تیرھوں صدی ہجری میں یہاں کی خاک پاک سے شیخ طریقت حاجی الحرمین شریفین جامع المفاخر تاج الشعرا ء صوفی صافی بزرگ طریقت حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری بھی پیدا ہوئے جنکی 65 سال برسی کا جشن جلسہ منانے کے لئے آج 15 رجب بروز دو شنبہ 1392ھ مطابق 26 اگست 1972ء کو بہار و غیر بہار کے عقیدت مند حضرات اور مخلص بزرگان ملت و احباب طریقت خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور شریف، پٹنہ میں

جمع ہوئے ہیں یہ راقم کمترین سید محفوظ اللہ ابوالعلائی ان سب بزرگواروں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ نزدیک و دور سے تکلیف فرما کر برسی کے جشن میں شرکت فرما رہے ہیں اور ان کی روح پر فتوح کو خراج عقیدت دے رہے ہیں چونکہ کوئی طویل مضمون لکھنے کا موقع نہیں ہے مختصر طور پر آپ کے سامنے ان کے حالات زندگی اور انکی ادبی و علمی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ مضمون پیش کر رہا ہوں اگر اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو للہ معاف فرمائیے گا کیونکہ مجھے اپنے کم علمی کا اعتراف ہے، وما توفیق الا باللہ

آدمی ہوں میری اصلیت ہے اکبر بھول چوک
ہے خطا میرے لئے میں ہوں خطا کے واسطے

فقیر سید محمد محفوظ اللہ ابوالعلائی دانشمند

ولی عہد جاروب کش

آستانہ حضرت مخدوم شاہ سجاد داناپوری

خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ

شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ

بتاریخ: 15 رجب بروز دوشنبہ 1392ھ

حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی

داناپوری قدس سرہ

پ1260ھ............م1327ھ

حیات وخدمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت ونام

حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری 27 شعبان المعظم بروز چہار شنبہ بوقت اشراق 1260ھ /1843ء محلہ نئی بستی (اکبرآباد) آگرہ میں پیدا ہوئے محمد اکبر نام، تخلص اکبر، آگرہ میں پیدائش کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم شاہ سجاد ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ مع متعلقین عرصہ سے اکبرآباد میں بغرض رشدو ہدایت قیام فرماتھے اور آپ کے بڑے بھائی سید الطریقت حضرتِ شاہ محمد قاسم ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ جوشاہ اکبر داناپوری کے حقیقی عم اقدس تھے وہ بھی اکبرآباد میں اس وقت مقیم تھے، تاریخ ولادت

چوں بدہرایں ملک خصال آمد
درمکنون فیض سال آمد

1260ھ

سے نکلتی ہے جوآپ کے عم اقدس نے نکالی ہے جب آپ چالیس دن کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ بصیرانساء عرف براتن بنت سید محمد عاصم قادری (ساکن قصبہ رہوئی ضلع گیا) آپ کو مزارپُرانوار محبوب جل وعلا حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلا احراری المتخلص بہ انسان اکبرآبادی متوفی 1061ھ قدس سرہ العزیز پر لیکر حاضر ہوئیں اور چالیس روز کی نیت سے وہیں درگاہ شریف پر معتکف ہوگئیں درمیان اعتکاف میں آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ مزار مقدس شق ہوگئی اور حضرت سیدنا سرکار متجلی کی صورت میں نکل کر بچہ کو گود میں لیکر خوب پیار کیا صبح کو جب یہ خواب آپ کی والدہ

ماجدہ نے بیان کیا تو آپ کے عم اقدس بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ''معلوم ہوتا ہے یہ بچہ اقبال مند ہوگا اور اس سے سلسلۂ ابوالعلائیہ کو فروغ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ'' چنانچہ یہ تعبیر آپ کے عم معظم کی حرف بحرف پوری ہوئی اور جدی حضرت شاہ محمد اکبر دانا پوری اپنے وقت میں آفتاب ولایت بنے اور ہزاروں لاکھوں لوگ صوبہ بہار، بنگال، اترا پردیش، مدھیہ پردیش، راجستھان، دکن و دیگر ممالک مثلاً پاکستان، بنگلہ دیش، مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ، برطانیہ وغیرہ میں آپ سے مرید ہوئے، سچ ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست ☆ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(تاریخ عرب جلد اول، ص 16 مطبوعہ 1318ھ، آگرہ، تذکرۃ الابرار ص 52 مطبوعہ 1359ھ، الہ آباد)

تعلیم وتربیت ظاہری وباطنی

جب آپ پانچ برس کے ہوئے تو سید الطریقت عم اقدس مرشد برحق قبلہ وکعبہ حضرت سید شاہ محمد قاسم ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ متوفی 1281ھ، نے آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی اور خود ہی علم ظاہری کی تعلیم دیتے رہے پھر ایک دینی درسگاہ میں آپکو داخل کردیا چونکہ آپ ذہین تھے حافظہ بھی خوب تھا جلد ہی علم ظاہری سے فارغ ہوگئے اب آپ کے عم مکرم نے آپ کو تعلیم باطنی دینی شروع کی تھوڑے ہی عرصے میں آپ علوم ظاہر وباطن سے آراستہ وپیراستہ ہوگئے آپ کے عم معظم بھی علم ظاہری میں باکمال اور روحانیت میں بے مثال تھے آپ سے سلسلہ ابوالعلائیہ خوب خوب جاری ہوا الغرض ان مراحل کے بعد آپ نے عم اقدس حضور سید الطریقت کے دست حق پرست پر 2 رمضان المبارک 1281ھ کو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ میں بیعت فرمائی اور 27 رمضان المبارک 1281ھ بوقت نماز صبح بمقام خانقاہ محلّہ شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ تمام سلاسل کی اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے واضح ہو کہ والد ماجد حضرت مخدوم سید شاہ محمد سجاد ابوالعلائی ساجد داناپوری متوفی 1298ھ قدس سرہ نے 20 ذیقعدہ 1292ھ کو، خسر محترم حضرت سید شاہ ولایت حسین منعمی دلاوری گورکھپوری متوفی 1296ھ قدس سرہ نے بعد نماز جمعہ 28 ربیع الثانی 1292ھ کو علاوہ ازیں حضرت سید شاہ علی حسین ابوالعلائی داناپوری ثم عظیم آبادی متوفی 1299ھ قدس سرہ اور حضرت سید شاہ عطاء حسین فانی داناپوری ثم گیاوی متوفی 1311ھ قدس سرہ سے بھی تمام سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل ہے وغیرہ وغیرہ۔

آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم شاہ سجاد داناپوری تھے جو سید شاہ تراب الحق

موڑوی ثم داناپوری ابن سید طیب اللہ موڑوی ابن سید امین اللہ نوآبادی ابن سید منور اللہ نوآبادی ابن سید عنایت اللہ چشتی نوآبادی قدس اللہ اسرارہم کے فرزند اصغر تھے، شاہ تراب الحق موڑوی کا نکاح مناکحت داناپور شریف، شاہ ٹولی کی دختر نیک اختر عفیفہ پارسہ سیدہ حفیظہ صاحبہ متوفی 1242ھ بنت سید الواصلین حضرت سید شاہ غلام حسین منعمی داناپوری متوفی 1254ھ قدس اسرارہم سے ہوئی آپ بزرگان طریقت کی اصرار پر داناپور شریف میں رہ گئے اور بس گئے بعد میں آپ کی اولاد بھی یہیں رہی اور خوب پھلی پھولی اس خاندان سے کافی درویش، اولیاء اللہ علماء حکما واہل دانشمند پیدا ہوئے ان سب کے مزارات یہیں شاہ ٹولی کے آبائی قبرستان میں ہیں۔

(نذر محبوب، ص 21، مطبوعہ 1306ھ، آگرہ، تذکرۃ الابرار ص 53، مطبوعہ 1359ھ، الہ آباد)

خانقاہِ موڑہ تالاب

حضرت امام محمد جعفر صادق علیہ السلام متوفی 147ھ کی اولاد میں حضرت سید حسن دانشمند زنجانی مشہدی مع خاندان کے مشہد مقدس سے ہندوستان کی جانب تشریف لائے رفتہ رفتہ آپ کی آل اولاد خوب پھلی پھولی سلطان علاؤالدین خلجی کے وقت میں اس خاندان کی نشونما ہوئی سید حسن دانشمند زنجانی کی آل اولاد سید رضی دانشمند، سید ابراہیم دانشمند، سید کمال دانشمند قدس اللہ اسرارہم وغیرہ کی پرورش و پرداخت اسی سرزمین ہند میں ہوئی اس خاندان کے چشم و چراغ مخدوم سید شاہ لطیف الدین بندگی دانشمند موڑوی پانی پت دہلی میں حضرت شاہ شرف الدین بوعلی شاہ قلندر دہلوی متوفی 724ھ سے مرید ومجاز ہوکر سلسلہ کی اجازت وخلافت حاصل کر کے دہلی سے ہوتے ہوئے بہار میں مخدوم جہاں شیخ شاہ شرف الدین احمد یحیٰی منیری متوفی 782ھ سے تعلیم مکمل کر کے حکم کے مطابق تقریباً ڈیڑھ کوس اتر کی جانب ایک مقام پر اپنا عصا مبارک نصب کر کے فرمایا ''ایں مورہ'' اور وہاں پر تالاب، مسجد اور خانقاہ کی تعمیر کی اور وہ جگہ موڑہ تالاب کے نام سے مشہور ہوئی رشد وہدایت کے فرائض انجام دیتے رہے واضح ہو کہ مخدوم لطیف الدین بندگی بوعلی شاہ قلندر کے اجل خلیفہ ہیں رفتہ رفتہ آپ کا خاندان ملتان سے یہاں آگیا پانچ سو سال تک اس بستی کو خوب عروج رہا یہاں کے سجادگان کا طریقہ چشتیہ قلندریہ تھا، سید شاہ سیف اللہ موڑوی جو کہ مخدوم بندگی کی اولاد امجاد سے تھے آپ مخدوم شاہ دیوان دولت منیری کی صاحبزادی سیدہ بی بی عالمہ قدس سرہا کے صاحبزادے تھے، اُن کو اولاد ذکور نہ تھی، اس لئے اپنے نواسے سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش موڑوی کو اپنا جانشین وسجادہ موڑوہ تالاب نامزد کیا اس جہت سے جدی شاہ محمد اکبر داناپوری سے دولت منیری کو خاص نسبی جزئیت حاصل ہے، سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش موڑوی کے

بعد ان کے بڑے صاحبزادے سید شاہ بہاؤ الحق چشتی قلندری موڑوی اپنے آبائی خانقاہ موڑہ تالاب کے سجادہ نشیں ہوئے عالم جید اور روحانی کیفیت سے مالا مال تھے ہر وقت حالت جذبی میں مکیف رہتے تھے تجرد میں زندگی گزاری شادی نہ کیا اور 1254ھ میں وصال فرمائے، انتقال کے وقت وصیت فرمائی کہ میری جگہ میرے برادر اصغر سید تراب الحق موڑوی کے صاحبزادہ اکبر یعنی نور چشم محمد قاسم سلمہ سجادہ نشیں رہیں گے وہ آگرہ سے آئیں تو یہ سجادہ تبرکات مقدسہ اور قلمی سفینہ ان کے سپرد کر دی جائے چنانچہ جب طویل عرصہ پر آپ آگرہ سے وطن مالوف واپس ہوئے تو داناپور شریف میں مشائخ کی جماعت کے سامنے دستارِ سجادگی باندھ دی گئی سید شاہ بہاؤ الحق کے بعد موڑہ تالاب کی صدیوں برس کی خانقاہ بالکل منہدم ہوگئی اب صرف مسجد اور تالاب باقی ہے جو صدیوں سال کی خانقاہ کی یادگار ہیں اور شرفا کے چند گھر ہیں جو مخدوم بندگی کی اولاد امجاد سے ہیں اب اِن دنوں برادرم ڈاکٹر سید انوار الحق سلمہ سے اس بستی کو رونق ہے اور مسجد آباد ہے یہ جدی ڈاکٹر سید شاہ نور الحق ابوالعلائی اکبری علیہ الرحمہ کے نواسہ ہیں جدی ڈاکٹر سید شاہ عزیز الحسن ابوالعلائی اکبری آپ کے برادر خورد تھے اللہ مغفرت فرمائے یہ دونوں بھائی نہایت نیک ومخیّر تھے شاہ محمد اکبر داناپوری کے دست گرفتہ تھے مسجد کی جدید تعمیر نے دلکشی پیدا کر دی ہے مسجد ریلوے اسٹیشن پچاسا سے دکھن میں صرف سو قدم پر واقع ہے سڑک سے مسجد دکھائی دیتی ہے پختہ تالاب پر اب اغیار کا قبضہ ہے مسجد و تالاب کا ذکر کئی قدیم کتابوں میں مثلاً نسب نامہ داناپور (سید وحید الدین داناپوری)، قلمی سفینہ (سید محمد سجاد داناپوری)، کنز الانساب (سید عطاء حسین داناپوری)، چراغ کعبہ، خدا کی قدرت، تاریخ عرب جلد اول، مولدِ فاطمی وغیرہ میں موجود ہے، موجودہ سجادہ آبائی موڑہ تالاب والد ماجد حضور سید شاہ ظفر سجاد ابوالعلائی داناپوری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔

نوٹ: موڑہ تالاب کے تفصیلی حالات کو جاننے کے لئے ظفر ملت حضرت سید شاہ ظفر سجاد ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ کی کتاب ''آثارِ موڑہ تالاب'' کا مطالعہ فرمائیں۔

سجادگی وسفرحج

شاہ محمد اکبر داناپوری کی سجادگی 18 ذیقعدہ 1298ھ 1881ء والد ماجد حضرت مخدوم سید شاہ محمد سجاد ابوالعلائی داناپوری کی جگہ یعنی خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ میں خاندانی سجادہ پر بہت بڑی جماعت مشائخ کے سامنے سجادہ نشیں ہوئے اور 29 سال یعنی آخری عمر تک اس سجادگی کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نبھایا۔

قطعہ تاریخ

اس موقع پر سید شاہ محمد یحیٰی ابوالعلائی عظیم آبادی نے تاریخ قطعہ تحریر فرمایا تھا

چو شد حامل سر سجاد اکبر ☆ بہ جمعے کہ اجماع کہ اجماع اہل نظر شد

سپردند تسبیح سجاد او را ☆ مفوض بمقدار حق سر بسر شد

رقم کرد تاریخ یحیائے مسکین

ہمایوں پسر جانشین پدر شد

1298ھ

سال سجادہ گیش گشت کہ اکبر حقا

شدہ سجادہ نشیں جائے محمد سجاد

1298ھ

سجادگی کے بعد آپ نے 1300ھ میں سفرِ حج کا قصد فرمایا اور زیارت حرمین شریفین زاداللہ تشریفاً تعظیماً وتکریماً سے شرفیاب ہو کر چھ ماہ بعد وطن لوٹے آپ نے اپنی کتاب تاریخ عرب اور اشرف التواریخ میں اس مبارک سفر کے کچھ دلچسپ حالات مختصراً

تحریر فرمائے ہیں وھوا ہذا

''جب یہ فقیر محمد اکبر 1300ھ میں آستانہ بوس مکرم ہوا وہ وقت شب کا تھا اور تاریخ ہشتم ذی الحجہ شب نہم تھی جس وقت قافلہ جدہ شریف سے مکہ معظمہ میں داخل ہوا رات کے گیارہ بجے کا عمل تھا شب ماہ تھی چاندنی نہایت شفاف تھی بیت المکرم کا لباس سیاہ ہے بیت کے چاروطرف مطاف میں سنگ مرمر کا گول دائرہ اوراس پر حجاج کا طواف کرنا عجب لطف دکھارہا تھا میرے خیال میں یہ بات گزری کہ یہ ایک لیلیٰ ہے تمام جہان کے لئے اور یہ سب طواف کرنے والے ہزار در ہزار مجنوں ہیں اور لیلیٰ کا سکوت کی حالت میں کھڑے رہنا اوراپنے عاشق کو عام اجازت طواف کی دینا کتنی شان دلبری کی ہے دلبر کا لطف خاص اسی لیلیٰ کے واسطے ہے میں بھی اپنے مطوف شیخ غنیم رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ جو سید ہاشم مطوف کے نائب تھے طواف میں مصروف ہوا بے خودی کی حالت میں تھا کہ مطوف صاحب نے سب شوط تمام ہونے پر میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ واجب الطواف کا دوگانہ مقام ابراہیم پر پڑھ لو میں دوگانہ پڑھ رہا تھا کہ استفراغ کی حالت پیدا ہوئی میرے مطوف مجھے باب عمرہ کے پاس لائے میں نے وہاں استفراغ سے فرصت پائی مجھے ایک بزرگ نے مبارک بادی اور کہا کہ خوب جی بھر کر زمزم پی لو تمہیں پھر استفراغ ہوگا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تھوڑی دیر کے بعد پھر استفراغ ہوا انہیں بزرگ نے باب العمرہ کے پاس لاکر استفراغ کرایا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے تمہارے دل شست شوآب زمزم سے کی''

دوسری جگہ تاریخ عرب جلد اول میں لکھتے ہیں کہ۔۔۔

''مدینہ منورہ میں ہمارے مطوف سید ہاشم شیخ اوران کے دو بھائی محمد اور علی اور انکی اولاد ہمارے مطوف صاحب کے ایک نائب بھی ہیں جسکو محاورہ میں صنی کہتے ہیں ان کا نام محمد غنیم ہے ان کے والد یہاں (خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ) آئے تھے ان کی عمر ان کا تقدس ان کی زیارت ہی سے معلوم ہوسکتا ہے سلمہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو میرے والد

ماجد حضرت سید شاہ سجاد ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ العزیز سے اس قدر اتحاد تھا کہ جب حضرت والد ماجد بیمار ہوئے اور ان کو خبر ہوئی تو مکہ معظمہ سے صرف عیادت کے لئے یہاں (خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ) آئے تھے"

سیاہ پوش جو کعبہ کو قیس نے دیکھا ☆ ہوا نہ ضبط تو چلا اٹھا کر لیلیٰ

"فقیر کاتب الحروف جس وقت حرم محترم میں حاضر ہوا ہے تو آدھی رات کا وقت تھا اور شب ماہ تھی کعبہ کو سیاہ غلاف میں اور ہزاروں آدمی طواف میں تھے میں مبالغہ یہ بات کہتا ہوں کہ اس وقت کا حسن خانۂ کعبہ کا اب تک نہیں بھولتا بے تکلف یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ لیلیٰ لباس سیاہ میں کھڑی اور یہ ہزار ہا مجنوں ہیں کہ جنہیں اپنے تن بدن کا ہوش نہیں ہے صدقہ ہو رہے ہیں میں بھی اسی بے قراری کی حالت میں صدقے ہونے والوں کے گروہ میں شامل ہو گیا"

صفحہ 61 پر کعبۃ اللہ کی حاضری کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔۔۔

"فقیر کاتب الحروف نے خانۂ کعبہ کی داخلی (کعبہ کے اندر کی حاضری) کی تھی صبح کی نماز کے بعد حاضر ہوا تھا تمام دن وہیں حاضر رہا مگر ادب سے نگاہ اونچی نہ کر سکا شریف کو عرب میں بہت بڑا مرتبہ ملتا تھا اس وقت کا شریف "شریف عون" ہے میرے مطوف سید ہاشم شیخ سے اور ان سے بہت ربط تھا ان کی معرفت میں ان سے ملا ہوں نہایت خلیق ہیں" "چار پانچ روز کے بعد پھر مجھے شرف داخلی (کعبہ کے اندر کی حاضری) حاصل ہوا تو مجھ سے دعا کے وقت خانۂ کعبہ کے اندر بے خواست ایک شعر موزوں ہو گیا اس نے میری اور میرے ساتھ والوں کی حالت اس پاک مکان میں بالکل متغیر کر دی شیبی صاحب نائب جو ہمکو لے گئے تھے وہ کچھ سمجھتے تو نہ تھے مگر متحیر کھڑے تھے وہ شعر یہ ہے"

او بڑے گھر کے مکیں کعبہ کے مالک داتا ☆ ہم فقیروں سے بھی کچھ واحد و شاہد رہنا

"میں اپنی قسمت پر فخر کرتا ہوں اور اپنے مہربان پالنے والے کا شکر کرتا ہوں کہ اس

نے ایسے عالی مقام میں اتنی محبت کا جوش عطا فرمایا الحمد اللہ الحمد اللہ الحمد اللہ علی احسانہ"

شکر نعمتہائے تو چنداں کہ نعمت ہائے تو
شکر کردن کہ توانم در خور نعمائے تو

پھرتا ہے میری آنکھوں میں صحرائے مدینہ
جاتی نہیں دل سے تمنائے مدینہ

روشن ہیں یہاں شمع تجلائے مدینہ
کعبہ سے مرا دل کم نہیں اکبر

میرا کعبہ ہے یہی میرا مدینہ ہے یہی
دل میں اللہ کا گھر آنکھوں میں حضرت کا جمال

(نگار خانہ فقر، ص 27، مطبوعہ 1307ھ، آگرہ، تاریخ عرب جلد اول ،ص 61، مطبوعہ 1318ھ، آگرہ)

تاہل

آپ کا نکاح 16 شوال المکرم بروز چہار شنبہ 1281ھ 1864ء کو عم اقدس کی پسند کے مطابق سید شاہ ولایت حسین منعمی دلاوری کے صاحبزادی نیک سیرت سیدہ احمدی بی بی متوفی 1302ھ قدس سرہا سے ہوئی، یہ میری دادی صاحبہ بڑے عابدہ وزاہدہ تھی سارے خاندان میں ان کے زہد واتقاء کا شہرہ تھا ادائیگی حج کے چند ہی سال کے بعد آپ کی اہلیہ محترمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا ان کی جدائی کا میرے پردادا علیہ الرحمہ کو بڑا صدمہ ہوا پھر زندگی بھر دوسری شادی نہ کی اور 24 سال مجردانہ زندگی پسند فرمائی اور ہمہ وقت یادالہیٰ میں مشغول رہتے جو وقت بچتا وہ تصنیف وتالیف اور رشد وہدایت خدمت خلق میں صرف فرماتے آپ نے اپنی کتاب میں خود ان کے انتقال کا عجیب وغریب واقعہ لکھا ہے

"فقیر کی اہل خانہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں ہیں اور فرما رہیں ہیں کہ بیٹی چلو تمہیں لینے آئیں ہوں انہوں نے عرض کیا حضور کیسے چلوں میرا لڑکا محمد محسنؔ بھی چھوٹا ہے اس کی دیکھ بھال کون کریگا حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ اس کا سامان کردیگا" صبح کو جب بیدار ہوئیں، تو پردادی صاحبہ نے خواب میرے پردادا علیہ الرحمہ سے بیان فرماتے ہوئے کہا کہ اب میری زندگی کے دن کم رہ گئے ہیں پردادی صاحبہ نے یہ خواب 20 رجب کو دیکھا تھا 26 رجب کو آپ ہیضہ میں مبتلا ہوئیں اور بحالت روزہ 27 رجب بوقت نماز عشاء 1302ھ 1885ء بمقام خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور شریف میں انتقال فرماگئیں مزار آبائی قبرستان میں ہے، اس عجیب خواب کو عظیم آباد کے مشہور صوفی شاعر حضرت سید شاہ محمد یحییٰ ابوالعلائی عظیم آبادی متوفی 1302ھ 1885ء نے نظم

میں تحریر فرمایا ہے۔

میری پر دادی صاحبہ پانچ اولاد چھوڑ گئیں جنمیں دو صاحبزادی کم سنی میں انتقال فرما گئیں اور تین اولاد باقی رہی یعنی دو صاحبزادی اور ایک صاحبزادہ یہ صاحبزادہ محسن العلماء حضرت الحاج سید شاہ محمد محسن ابوالعلائی داناپوری متوفیٰ 1364ھ یہ راقم کمترین کے جد محترم تھے فقیر نے انکی زیارت وخدمت کی ہے، بعد اپنے والد ماجد کے اپنے آبائی گدی مثلاً خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ داناپور شریف، خانقاہ موڑہ تالاب بہار شریف اور حجرہ اکبری، آگرہ کے سجادہ نشیں ہوئے آپ سے بھی سلسلہ ابوالعلائیہ کو خوب خوب فروغ ہوا۔

بڑی صاحبزادی سیدہ خیر فاطمہ عرف انوری متوفیٰ 1325ھ کی شادی سید شاہ قطب الدین منعمی باقی گیاوی ابن سید شاہ عطاء حسین فانی داناپوری ثم گیاوی کے صاحبزادے سید شاہ نظام الدین منعمی ساقی گیاوی متوفیٰ 1326ھ، سجادہ نشیں: خانقاہ منعمیہ ابوالعلائیہ، محلہ رام ساگر، گیا (مدفن: شاہ ٹولی، داناپور شریف) سے ہوئی جن سے حافظ سید شاہ قیام الدین آسی گیاوی ثم داناپوری ﴿فن شاعری میں اپنے ماموں سید شاہ محمد محسن داناپوری کے شاگرد ہیں، عنوان شباب میں 2 رمضان 1335ھ 1917ء بعارضہ فصلی (ہیضہ) داناپور شریف انتقال فرمایا مزار مبارک درگاہ مخدوم شاہ سجاد داناپوری کے پاس ہے﴾، سید شاہ حسام الدین منعمی، سید شاہ احتشام الدین منعمی اور ایک صاحبزادی ہوئیں ماشاء اللہ سب کی اولادیں نیک سیرت اور درویش صفت ہیں، بعد میں سید شاہ حسام الدین منعمی کراچی منتقل ہوگئے واضح ہو کہ سید شاہ حسام الدین منعمی صاحب کا کراچی پاکستان میں مریدین کا حلقہ کافی وسیع وعریض ہے۔

دوسری صاحبزادی سیدہ اُمّہ فاطمہ عرف حبیا کی شادی سید شاہ محمد غزالی ابوالعلائی واصل کاکوی (داماد ثالث وخلیفہ حضرت شاہ سجاد داناپوری) ابن سید محمد علی عرف بتھن ابن سید مردان علی ابن سید محمد شاہ کاکوی ابن سید محمد درویش قدس اللہ اسرارہم کے صاحبزادے سید شاہ محمد نظامی ابوالعلائی کاکوی سے ہوئی جن سے ایک صاحبزادہ سید شاہ

عبدالرحمٰن ابوالعلائی محسنی عرف گرامی بھی کراچی پاکستان منتقل ہوگئے ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں، انکے مریدین کا حلقہ بھی کراچی، پاکستان میں وسیع وعریض ہے۔

(کنزالتواریخ قلمی، خدا بخش اورینٹل لائبریری، پٹنہ، منذر محبوب ،ص28، مطبوعہ 1306ھ، آگرہ، جذبات اکبر ص 10 مطبوعہ 1333ھ، آگرہ، آثار کاکو، ص 120، مطبوعہ 1402ھ، پٹنہ)

طرز معاشرت واخلاق وعادات

آپ کی معاشرتی زندگی ہمیشہ سادی رہی لباس میں بھی سادگی تھی، ہمیشہ خالطہ دار پائجامہ نیچا کرتا، شانہ پر بڑا رومال اور پلّہ کی ٹوپی اور کبھی انگرکھا زیب تن فرمایا کرتے تھے ،مکان کی زینت سادی تھی آپ اپنے دیوان میں ارشاد فرماتے ہیں

فقیر خانہ کے دیکھو تکلفات آکر　　　کہ فرشِ خاک ہے اِس پہ بوریا بھی ہے

مرغن غذا سے ہمیشہ احتیاط فرماتے تھے اور کبھی کھا بھی لیتے تھے مچھلی سے البتہ ہمیشہ پرہیز رہا، جسکی وجہ آپ نے خود دیوان جذبات اکبر ص 242 میں فرمایا ہے، وہ یہ ہے

اُسی زمانے سے ہے احتیاط مچھلی کی　☆　ہوئی ہے جب سے مرضِ شریف شروع

آپ بہت خلیق تھے، مزاج میں انکسار تھا کسی برائی کا انتقام دشمن سے نہیں لیتے تھے "بادوستاں تلطف بادشمناں مدارا" پر آپ کا پورا عمل تھا وطن میں آپ کے خاندان کے بعض لوگ ایسے نکتہ چیں تھے جو ہمیشہ آپ کو ایذا دیا کرتے تھے مگر آپ ہمیشہ ان کی ایذا پر صبر فرمایا کرتے تھے اور کبھی ان سے باز پُرس نہ کرتے تھے بلکہ اپنی تصنیفات میں ان دشمنوں کا نام نیکی وتعریف کے ساتھ ان کی تالیف قلوب کی خاطر لکھ دیا کرتے تھے چنانچہ آج ان کی اعلیٰ خاندانی کا ثبوت ان کے پاس ہے، اس کا اظہار آپ نے اپنے دیوان تجلیات عشق کے صفحہ 143 پر کیا ہے

یوسف سے بھی زیادہ دیئے ہیں بھائیوں نے غم

پردیسی بن کے رہتے ہیں اپنے وطن میں ہم

آپ کے دل میں درد بہت تھا کسی کی تکلیف اور مصیبت دیکھ کر آپ بے چین ہو جاتے تھے حتی المقدور اسکو دور کرنے کی کوشش فرماتے تھے دیوان: جذبات اکبر صفحہ 120 پر اسی درددل کو فرماتے ہیں:۔

درد دل نے مجھے بیدام خرید اا کبر ☆ کم سنی سے رہا میری رفاقت میں یہی

آپ ہمیشہ ہر حالت میں اللہ رب العزت پر بھروسہ فرمایا کرتے تھے اور لوگوں سے کہتے تھے توکل علی اللہ ایمان کا جز و اعظم ہے اس کے متعلق اپنے دوسرے دیوان "جذبات اکبر" میں فرماتے ہیں

ہے توکل مجھے اللہ پر اپنے اکبر ☆ جسکو کہتے ہیں بھروسہ وہ بھروسہ ہے یہی

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

کیوں مارے مارے پھرتے ہو اکبر ادھر اُدھر ☆ بیٹھو تو گھر میں پہونچے گا اللہ کا دیا

آپ نے زندگی بھر کسی سے قرض نہ لیا مگر لوگوں کو قرض حسنہ دیا کرتے تھے زیادہ تر واپس نہیں بھی لیا کرتے تھے کسی سائل کو محروم نہ کرتے تھے آپ کے وصال کے بعد اس عجیب وغریب بات کا انکشاف ہوا کہ آپ نے داناپور شریف اور آگرہ میں غریبوں اور یتیموں و بیواؤں کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر رکھا تھا آپ ہر شخص سے محبت وانسیت سے پیش آیا کرتے تھے جو لوگ ہر وقت کے حضار مجلس تھے سب ہی پر آپ کی محبت و نوازش یکساں رہتی تھی۔

آپ کی زندگی کے بہتیرے واقعات و کرامات ہیں جن سے آپ کی حسن سیرت کا پتہ چلتا ہے یہاں صرف آپ کی حسن سیرت کا ایک تابندہ مثال اور انوکھا واقعہ درج کر رہا ہوں۔

ایک بار اجمیر شریف میں شاہجہانی مسجد کے متصل حجرہ میں آپ قیام فرما تھے صدری کے جیب میں وہ قیمتی گھڑی تھی جو محمد منیر خاں (محلہ نئی بستی، آگرہ) جو آپ کے مرید تھے لندن سے آپ کو بھیجی تھی منیر خاں ملکہ وکٹوریہ لندن کے باورچی تھے اور انہیں ہندوستانی کھانے پکا کر کھلایا کرتے تھے کسی موقع پر ملکہ نے خوش ہو کر اپنی گھڑی ان کو انعام دے دی تھی منیر خاں نے وہ اپنے مرشد برحق کو بھیج دی جو برابر آپ کے صدری کی جیب میں پڑی رہتی تھی آپ نے صدری اُتار کر کھونٹی میں لٹکا دیا اور خود لیٹ رہے ایک ملاقاتی

آئے اور آپ کو سوتا جان کر صدری کی جیب سے گھڑی نکالنے میں مصروف ہو گئے آپ جاگ رہے تھے غیرت کی وجہ سے دوسری جانب اپنا رُخ انور پھیر لیا اور اس ملاقاتی کو موقع دیا کہ وہ گھڑی نکال لے چنانچہ وہ شخص گھڑی لے کر غائب ہو گیا اس گھڑی کا ذکر آپ نے اپنے دیوان "جذبات اکبر" ص 241 میں کیا ہے۔

منیر خاں نے گھڑی مجھ کو بھیجی لندن سے ☆ کہ جسکے دیکھنے سے عقل کو ہوئی حیرت

نگاہ جم نہ سکی اس پہ روشنی کے سبب ☆ میں اسکو کہتا ہوں اکبر نمونۂ قدرت

بہت درست بتاتی ہے اپنی وقت کو یہ ☆ ہر ایک وصف سے بڑھ کر ہے قیمتی یہ صفت

منیر خاں تمہیں اللہ نور ایماں دے

تمہاری عمر زیادہ ہو رزق میں برکت

سچ ہے مصلح الدین حضرت شیخ شرف الدین سعدی شیرازی متوفی 691ھ خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم نے ایسے بزرگوں کے متعلق لکھا ہیکہ

شنیدم کہ مردان راہِ خدا ☆ دل دشمناں رانہ کردند تنگ

کسی کا ظلم سہنا اور برداشت کرنا پھر صبر کرنا یہ کام مردان خدا کا ہے وہی شخص جو گھڑی لے گیا دوسرے دن حاضر ہو کر کچھ مدد کا خواہاں ہوا آپ نے اس کو پانچ روپیہ دے دیا اور اسکو کوئی ملامت نہ کی۔

ناظرین کرام: حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری ایک ایسے درویش صفت بزرگ تھے کہ ریا و نام و نمود ان میں ذرہ برابر نہ تھا شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے پابند تھے فرض و واجبات کے علاوہ سنن و نوافل کو بھی آپ کبھی ترک نہ فرماتے تھے رات کے حصہ میں کبھی کبھی ذکر جلی فرمایا کرتے ورنہ خفی کی مشق زیادہ تھی دونوں وقت کا مراقبہ ناغہ نہ فرمایا کرتے تھے پاس انفاس ہو اللہ کا ہمہ دم تھا انہیں سونے کی حالت میں بھی نزدیک کا آدمی آپ کے قلب شریف سے ہو اللہ کی آواز سنتا تھا اپنی کیفیات پر آپ نے فارسی میں چند اشعار لکھے ہیں جو جذباتِ اکبر ص 8 (فارسی غزل) میں موجود ہیں میں

ان اشعار کو ضرورۃً نقل کر رہا ہوں اس کے متعلق ایک واقعہ لکھوں گا۔

بیند ہمہ جا صاحب ادراک ہواللہ ‏ در خاک ہواللہ بر افلاک ہواللہ

آلودہ نگاہاں زلقائش ہمہ کوراند ‏ باللہ کہ بیند نظر پاک ہواللہ

دریائے جمالش چو در آید بہ تموج ‏ بیند بہ عیاں دیدۂ نمناک ہواللہ

احمد چو بروں آمدہ از پردہ احد شد ‏ فرمود ازیں صاحب لولاک ہواللہ

اکبر رخ او جلوہ نمود است بہر جا ‏ باشد بدل عاشق بیباک ہواللہ

حضرت حکیم سید شاہ زہیر حسن قادری ہلسوی خلف حکیم سید شاہ میر محمد اکبر حسین کاکوی (داماد ثانی حضرت شاہ سجاد داناپوری) قدس اسرارہم میرے والد ماجد پیر و مرشد برحق ظفر ملت حضرت علامہ الحاج سید شاہ ظفر سجاد دانشمند چشتی ابوالعلائی داناپوری صاحب قبلہ سجادہ نشیں: خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور شریف سے فرماتے تھے کہ ماموں جان شاہ محمد اکبر داناپوری کے پاس انفاس ہواللہ تھا اس ذکر کو کرتے کرتے آپ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اسی وقت آپ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے تھے میں نے ایک بار آپ کا ایسا منظر دیکھا ہیکہ اب تک اس کو یاد کرتا ہوں تو دل کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے ایک بار ایسا ہوا کہ خانقاہ موڑہ تالاب میں آپ ذکر میں مشغول تھے میں آپ کے ہمراہ تھا ذکر کی آواز سن کر میں آپ کے حجرے میں چلا گیا دیکھا کہ ہر عضو آپ کا جسم سے الگ الگ ہے اور ان عضو سے ہواللہ کی آواز نکل رہی ہے یہ ہوشرُبا منظر دیکھ میری چیخ نکل گئی آپ فوراً بیدار ہوئے اور حالت سہو میں آگئے اور فرمایا کہ زہیر کیا ڈر گئے؟ میں نے حواس جمع کر کے ادب سے عرض کیا حضور کیسے عضو الگ ہو گئے فرمایا کہ شاید تمکو وہم ہوا ہوگا پھر اور باتیں فرمانے لگیں مجھ سے یہ چند اشعار لکھوائے جو میں نے ہواللہ کے لکھے ہیں یہ شعر اُس وقت کی کیفیت کے آئینہ دار ہیں۔

وطن سے آپ کو بڑی محبت تھی آگرہ میں آپ کا اکثر قیام رہتا تھا اور وطن کا کوئی آشنا یہ غیر آشنا آپ کے پاس چلا جاتا تھا تو وطنی بھائی فرما کر گرم جوشی سے اس سے ملتے تھے

اس شعر سے وطن کی محبت کا پتہ چلتا ہے۔

وردِ غربت میں ہے اُستاد کا مصرعِ اکبر ☆ دور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

دوسری جگہ ص 247 میں لکھتے ہیں:

عظیم آباد رشک بوستاں ہیں ☆ تو دانا پور باغ بے خزاں ہیں

آگرہ سے آپ کو قلبی محبت تھی آگرہ کو ہمیشہ محبوب البلاد فرماتے تھے کیونکہ محبوب جل و علا سرتاج آگرہ حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلاء اکبرآبادی قدس سرہ سے آپ کو خاص روحانی تعلق اور بڑا عشق تھا آپ فرماتے ہیں

آباد رہے آگرہ تا حشر الٰہی ☆ اکبر ہیں یہاں جلوہ گر انوار محمد

دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:

اکبرآباد سا شہر اور حسینوں کے جماؤں ☆ ڈال دیتے ہیں مسافر کو مصیبت میں یہی

غرض کے دونوں دیوان میں متعدد جگہ آپ نے آگرہ کی تعریف اور سیدنا سرکار کی شان میں منقبت لکھی ہے۔ بخوف طوالت میں اسمیں نہ لکھ سکا۔

آپ نے ایک ہنر نامہ تحریر فرمایا تھا جو ایک سو سال پہلے کی تخلیق ہے اگر صوفیائے کرام کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی ہمہ گیری روشن زندگی رشد و ہدایت تسبیح و تحلیل اور تصوف کی دنیا میں ہی تصنیف و تالیف تک محدود نظر نہیں آئی بلکہ ملک و وطن اور قومی و ملی یکجہتی، استحکام اور فلاح بہبود کا درد بھی ان کے سینے میں شدت سے محسوس ہوتا ہے، آج ہمیں ان پر بھی نظر ڈالنی چاہئے جو تاریخ میں آج کم نظر آتے ہیں تصوف کے پردے سے ایک صوفی بزرگ کی درد بھری آواز آج بھی ہم ہندوستانیوں کو متاثر کئے بغیر نہ رہ سکے گی یعنی

پھرینگے کیسے دن ہندوستاں کے ☆ بلا کے ظلم ہیں اس آسماں کے

اگر ہندو مسلماں میل کرلیں ☆ ابھی گھر یہ اپنے دولت سے بھرلیں

الٰہی ایک دل ہو جائیں دونوں ☆ وزارت پائیں انڈیا کی دونوں

جذبات اکبر ص 270

یہ "ہنر نامہ" کے عنوان سے مندرجہ ذیل اشعار بہار اسٹیٹ ٹیکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لیمیٹیڈ، پٹنہ سے منظور شدہ برائے امتحان سکنڈری اسکول بہار انتخاب اردو کے نصاب 1967ء میں شامل تھے۔

(تذکرۃ الابرار، ص 61، مطبوعہ 1359ھ، الہ آباد)

معاصرین

آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ اپنی خداداد صلاحیت کی وجہ کر ہر شخص کے منظور نظر تھے، ہندوستان کی خانقاہوں کے سجادگان کے علاوہ چند دیدا ور شخصیت کے نام یہ ہیں: مولوی خدابخش خاں بہادر عظیم آبادی متوفیٰ 1326 ھ ﴿بانی: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ﴾، سید سعید احمد حسرت عظیم آبادی متوفیٰ 1299 ھ، سر سید احمد خان بہادر ﴿بانی: مسلم یونیورسیٹی، علی گڑھ﴾، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی متوفیٰ 1340 ھ، سید حافظ فضل حق آزاد عظیم آبادی متوفیٰ 1361 ھ، سید محمد اکبر حسین اکبر الہ آبادی متوفیٰ 1339 ھ، منشی ذکاء اللہ خاں بہادر دہلوی، مولوی سمیع اللہ خاں بہادر دہلوی، سید محمد علی شاد عظیم آبادی متوفیٰ 1345 ھ، جناب مولوی محمد عبد الحمید ﴿سلطان: ملک عرب﴾، محبوب علی خاں ﴿نواب حیدرآباد﴾، کلب علی خاں ﴿نواب رامپور﴾ وغیرہ وغیرہ جو آپ کے خاندان طریقت اور علمی لیاقت کے قائل تھے۔

تصنیفات وشاعری

سفر حج سے واپسی کے بعد آپ نے تصنیفات کی طرف پوری توجہ دی ان تصنیفات کہ پڑھنے کے بعد شاہ اکبر داناپوری کی استعداد اور تبحر علمی کا پتا چلتا ہیکہ آپ کس بلند پایہ کے انسان تھے اور شریعت وطریقت میں کامل تھے تصنیفات کی فہرست یہ ہے: چراغ کعبہ مطبوعہ 1301ھ آگرہ ، ارادہ مطبوعہ 1301ھ آگرہ، خدا کی قدرت مطبوعہ 1305ھ پٹنہ، نذرِ محبوب مطبوعہ 1306ھ آگرہ، مولود فاطمی مطبوعہ 1307ھ آگرہ ،ادراک مطبوعہ 1309ھ آگرہ، سیر دہلی مطبوعہ 1311ھ آگرہ، دل ملفوظات شاہ اکبر داناپوری، مطبوعہ 1312ھ، آگرہ (جامع میر سید نثار علی اکبر آبادی)، تاریخ عرب مکمل دو جلد مطبوعہ 1318ھ آگرہ، احکامِ نماز مطبوعہ 1320ھ آگرہ، رسالہ غریب نواز مطبوعہ آگرہ، اشرف التواریخ مکمل تین جلد مطبوعہ (جلد اول 1322ھ)، (جلد ثانی 1325ھ)، (جلد ثالث 1328ھ)، آگرہ، سرمۂ بینائی مطبوعہ 1343ھ الہ آباد، لکھنؤ، رسالہ التماس مطبوعہ 1344ھ آگرہ، نادِ علی مطبوعہ 1358ھ، الہ آباد، شورِ قیامت مطبوعہ آگرہ، تحفۂ مقبول (قلمی)، مولود غریب (قلمی)، اخبار العشق (قلمی)، مثنوی روح (قلمی)، اردو منظوم بیگم (قلمی)، رسالہ خضر (قلمی)، دیوان تجلیاتِ عشق مطبوعہ 1316ھ آگرہ، جذبات اکبر مطبوعہ 1333ھ آگرہ، وغیرہ وغیرہ۔

آپ کو بچپن سے شعر گوئی کا شوق لگ گیا تھا ہر وقت قوافی و ردیف اور محاورہ کی فکر میں لگے رہتے تھے درسی کتابوں کے تکمیل کے بعد یہ شوق کافی بڑھ گیا استاد کی تلاش تھی

حضرت شاہ غلام اعظم الہ آبادی (سجادہ نشین: دائرہ شاہ اجمل، الہ آباد) پر دل مائل نہ ہونے کے بعد حضرت مولانا وحید الدین وحید الہ آبادی متوفی 1319ھ کی خدمت میں بغرض اصلاح وشاگردی پہلی بار حاضر ہوئے اپنا تعارف کرایا حضرت مولانا وحید الدین وحید الہ آبادی نے نہایت گرم جوشی اور محبت سے آپ کا خیر مقدم کیا اور کیوں نہ ہو کیونکہ یہ اُس گھرانے کے چشم وچراغ تھے جس سے بڑے بڑے بادشاہان وقت ودیگر ماہران علم وفن منسلک تھے اور حلقہ میں داخل کرلیا، سید محمد اکبر الہ آبادی بھی وحید الہ آبادی کے حلقۂ شاگردی میں داخل ہوئے یہ دونوں حضرات شاعری میں بھی استاد بھائی بن گئے اور طریقت میں پہلے سے پیر بھائی تھے اس لئے کہ اکبر الہ آبادی نے سید الطریقت حضرت شاہ محمد قاسم داناپوری قدس سرہ سے بیعت کرلی تھی جو شاہ محمد اکبر داناپوری کے حقیقی چچا اور پیر تھے اِن دونوں میں بڑی محبت وانسیت تھی نذرِ محبوب مطبوعہ 1306ھ، آگرہ میں ایک خط اکبر الہ آبادی کا حضرت شاہ محمد اکبر داناپوری کے نام شائع ہوا جسکی تحریر یہ ہے،

"سرتاج برادارنِ طریقت، مسند آرائے بزم معرفت زاداللہ عرفانہ تسلیم۔۔۔

آپ کی تحریر کے ورود نے عزت بخشی، آپ کا خیال نہایت عمدہ ہے آپ ہی کے گھر کا فیض ہے کہ اس زمانہ میں اور اس حالات میں بھی میرے عقائد محفوظ ہیں وہی ہوا ہے کہ اِس طوفان بے تمیزی میں بھی درد دل سے کبھی کبھی پردۂ غفلت الٹ دیتی ہے، اور یہ شعر زبان پر آجاتا ہے"۔

حلقہ پیر مغانم را ازل در گوش است ☆ بر ہما نیم کہ بودیم ہماں خواہد بود

موروثی معتقد محمد اکبر حسین

شاہ محمد اکبر داناپوری کی ایک غزل کا مقطع ان دنوں بزرگواروں کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

فطرتاً تھے ایک ہم دونوں مگر حکم خدا ☆ وہ تو رشک گل ہوئے میں اکبر شیدا ہوا

ایک رباعی بھی اس تعلق کو ظاہر کرتی ہے:

شاگرد وحید کے ہیں دونوں اکبر ☆ ہم مشق بھی ہم دونوں رہیں ہیں اکثر

لیکن قدرت کا صاد ان پر ہی ہوا ☆ پتھر پتھر ہے اور جوہر جوہر

فن شاعری میں آپ مسلم الثبوت استاد تھے آپکی شاعری پر تصوف کا رنگ چھڑھا ہوا ہے غزلوں کا ہر شعر تصوف و معرفت کے رنگ و نور سے منور نظر آتا ہے آپ کی شعر گوئی میں سلاست بھی زیادہ ہے یہ سب اُستاد سے آپ کو حصے میں ملا ہے چنانچہ دیوان تجلیات عشق 284 صفحہ میں آپ کا یہ شعر

کوئی شاگرد ہوا استاد کا ہے آئینۂ اکبر ☆ سلاست تیرے شعروں میں وحید خوشنواں کی

آپ مشاہیر شعراء میں حضرت میر حسن دہلوی کی بہت تعریف بیان فرماتے تھے، چنانچہ جذبات اکبر صفحہ 356 پر ایک رباعی اسی خیال کو آپ کے ظاہر کر رہی ہے وہ یہ ہے

شاعر جسے کہتے ہیں وہ پیدا ہوئے دو ☆ میں تو یہی کہتا ہوں جو ہونی ہو وہ ہو

اول تو ہوئے میر پھر آخر میں وحید ☆ اب ختم ہوئی بزم سخن اب کچھ نہ کہو

حضرت میر حسن دہلوی کے ایک شعر پر آپ نے بھی اسی مضمون کو اپنے ایک شعر میں خوب ادا کیا ہے دونوں کے اشعار کو پڑھئے اور داد سخن دیجئے!

حضرت میر دہلوی فرماتے ہیں:

سب پہ جس بار نے گرانی کی ☆ اسکو یہ ناتواں نے اٹھا لیا

حضرت اکبر داناپوری فرماتے ہیں:

اکبر اسی نے بار امانت اٹھالیا ☆ یہ مشت خاک کھیل گئی اپنی جان پر

دوسری جگہ اسی مضمون کو ایک اور انداز میں پیش کر رہیں ہیں

رکھا ہوا ہے سامنے پشتارۂ الفت ☆ میدان میں چرخ آئے سکت ہو تو اٹھالے

یہ دونوں اشعار آپ کے اس آیہ شریف کی ترجمانی کر رہے ہیں " اِنا عرضنا الاَمانت علی السمواتِ والارضِ والجبال فابینَ اَن یَحمِلناوَ اَشفقنا و حَملھا الانسان" ﴿سرہ احزاب ، پارہ 22﴾

اسی طرح" نَحنُ اَقرِبَ اِلیہِ مَن جَل الوَرِیدہ "﴿سورہ زاریات، پارہ

26ھ کے مضمون کو ایک شعر میں دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

عجب شان ہے آں واحد میں وہ ☆ بہت پاس ہے، بہت دور ہے

جذباتِ اکبر ص 232 میں حضرت میرؔ کے ایک نشتر پر آپ نے نہایت خوب تضمین لکھی ہے، ناظرین کرام وہ بھی ملاحظہ فرمائیں

میں نے جو پکارہ اسے او عاشق دلگیر ☆ صحرا سے صدا آئی لگا دل میں میرے تیر

آتا نہیں اب دشت میں مدت سے وہ بے پیر ☆ ہوگا کسی دیوار کے سایہ کے تلے میر

کیا کام محبت سے اُس آرام طلب کو

سنسان نظر آتا ہے اب خانۂ زنجیر ☆ سنتے نہیں کچھ روزوں سے ہم نالۂ شب گیر

پوچھا جو کل اکبرؔ سے تو کی اس نے یہ تقریر ☆ ہوگا کسی دیوار کے سایہ کے تلے میر

کیا کام محبت سے اس آرام طلب کو

شاہ محمد اکبر دانا پوری کی شاعری گل وبلبل وہجر ووصال تک محدود نہ تھی بلکہ آپ کے دل میں ملک وقوم کے خوش حالی کا بڑا خیال ہے اس کوشش میں ہی لگے رہے کہ قوم کو بیدار کر کے ہر قسم کے ہنر سیکھنے میں انکی عادت ڈالی جائے تا کہ ملک کو فروغ ہو اور ہندوستانی قوم بھی اس بارے میں اقوام عالم پر سبقت لے جائے۔ تفصیل کے لئے تجلیات عشق مطبوعہ 1316ھ آگرہ اور جذبات اکبر مطبوعہ 1333ھ آگرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

تلامذۂ اکبر

آپ کے شاگردوں کی تعداد کثیر ہیں چند مشہور شاگرد یہ ہیں: حضرت سید شاہ محمد محسن ابوالعلائی داناپوری متوفی 1364ھ (صاحبزادے و جانشین)، سید شاہ نظیر حسن ابوالعلائی داناپوری متوفی 1343ھ (بھانجہ زادد بھائی، خلیفہ حضرت شاہ سجاد داناپوری)، سید شاہ محمد کبیر ابوالعلائی عرفان داناپوری متوفی 1330ھ (خلیفہ حضرت شاہ سجاد داناپوری)، سید شاہ واعظ الدین حسین ابوالعلائی واعظ داناپوری متوفی 1359 (برادرزادہ)، میر سید محمد نثار علی ابوالعلائی اکبرآبادی متوفی 1339ھ، سید شاہ غفورالرحمٰن حمد کاکوی متوفی 1340ھ (خلیفہ حضرت مخدوم شاہ سجاد داناپوری)، شاہ محمد ادریس ابوالعلائی سیر عظیم آبادی متوفی 1351ھ، حاج شاہ عبداللہ احقر داناپوری ثم الہ آبادی متوفی 1343ھ، سید شاہ محمد مبارک حسین مبارک عظیم آبادی متوفی 1340ھ، سید شاعبد العظیم ابوالعلائی اختر و انور داناپوری متوفی 1348ھ (بھانجہ)، قاضی سید مظاہر امام مظاہر گیاوی متوفی 1354ھ، وزیر خاں فضاء اکبرآبادی ثم اجمیری، منشی امیر اللہ ابوالعلائی شوق اجمیری، جنگ بہادر خان سیف فرخ آبادی، سید نصر اللہ نصر داناپوری، شیخ نسیم اللہ نسیم داناپوری، عبدالغفور نیر داناپوری متوفی 1335ھ، سید شاہ رکن الدین عارف داناپوری متوفی 1333ھ (برادر)، عبدالواحد خاں کوثر داناپوری متوفی 1335ھ، شیخ بلاقی قمر داناپوری متوفی 1328ھ، محمد اکبر خاں ستول داناپوری، محمد یوسف خاں یوسف داناپوری، سید شاہ محمد یحییٰ داناپوری متوفی 1320ھ (برادرزادہ)، عبدالرحمٰن رحمت داناپوری، عبدالرفیق رفیق داناپوری متوفی

1335ھ، مرزا الطاف علی داناپوری، شیخ محمد ظہور عظیم آبادی، سید بدرالدین بدر عظیم آبادی، مولوی ابوالحسن جوہر بریلوی، محمد بشارت الحق نازش عظیم آبادی متوفی 1295ھ، سید ارشاد حسین شیدا بہاری، دوست محمد علم گیاوی، بابورام پرشاد قیس گیاوی، بابو نندکشور مست گیاوی، رائے کنور بھائی صہبا گیاوی، رونق گیاوی، ہندو گیاوی، بابو پرنو چندر ماہ داناپوری وغیرہ وغیرہ۔

خلفائے کرام

آپ کے مریدوں کی تعداد بہت ہے جسے بیان میں لانا مشکل امر ہے آپ نے جن کو خلافت سے سرفراز فرمایا چند مشہور اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: محسن العلماء حضرت سید شاہ محمد محسن ابوالعلائی داناپوری متوفی 1364ھ (صاحبزادہ وجانشین)، حضرت سید شاہ محمد نظامی ابوالعلائی کاکوی، حضرت حکیم سید شاہ عبدالعظیم ابوالعلائی اختر و انور داناپوری متوفی 1348ھ، حضرت الحاج شاہ عبداللہ ابوالعلائی احقر داناپوری ثم الہ آبادی متوفی 1343ھ، حضرت میر سید نثار علی ابوالعلائی اکبرآبادی متوفی 1339ھ، حضرت سید شاہ واعظ الدین حسین ابوالعلائی داناپوری متوفی 1359ھ، حضرت شاہ محمد فصاحت حسین ابوالعلائی تلہاڑوی، حضرت میر شاہ فرحت علی ابوالعلائی بہدولوی، حضرت شاہ احمد حسین ابوالعلائی داناپوری، حضرت شاہ محمد ظفر ابوالعلائی الہ آبادی اور حضرت شاہ عبدالمجید ابوالعلائی باجوری قدس اللہ اسرارہم وغیرہ۔

جذبات اکبر ص19، مطبوعہ 1333ھ، آگرہ

تذکرۃ الابرار ص61، مطبوعہ 1359ھ، الہ آباد

وصال

جب آپ کی عمر 67 برس کی ہوئی تو علالت کا سلسلہ شروع ہوا علاج ہوتا رہا مگر مرض ترقی کرتا رہا اوائل رجب سے مرض میں زیادتی ہوگئی ضعف ونقاہت کی حالت میں بھی فرض کے علاوہ تہجد کے پابند تھے وصال سے دو دن پیشتر یہ دو شعر زیادہ ورد زبان تھے وہ یہ ہیں:

خدا کی حضوری میں دل جا رہا ہے ☆ یہ مرنا ہے اس کا مزا آ رہا ہے
تڑپنے لگیں عاشقوں کی جو روحیں ☆ یہ کیا نغمہ روح القدس گا رہا ہے

بعد وصال غسل کے وقت یہ تاریخی آخری نامکمل تیسرا شعر تکیہ کے نیچے سے لکھا ہوا برآمد ہوا وہ یہ ہے:

عدم کا مسافر بتاتا نہیں کچھ ☆ کہاں سے یہ آیا کہاں جا رہا ہے

آپ کی زندگی کے یہی تین آخری اشعار ہیں جو اس وقت آپ کی کیفیات تھی اس کا پتہ ان ہی اشعار سے لگتا ہے،

بالآخر 14 رجب المرجب 1327ھ/1909ء دوشنبہ بوقت نمازِ عصر آپ نے وصال فرمایا بعد نمازِ عشاء مدفن ہوئے، صاحبزادہ سید شاہ محمد محسن ابوالعلائی داناپوری نے قطعہ تاریخ رحلت لکھی ہے۔ جس سے سن وصال تاریخ نکلتی ہے وہ یہ ہے،

بدیں مصرع تاریخ وصالش یافتم محسن
چوں سبحان الذی اسریٰ بعبدہ آمد آوازم
1327ھ

مزار معلی درگاہ حضرت مخدوم شاہ محمد سجاد ابوالعلائی داناپوری میں واقع ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون ، یہ کمترین راقم محفوظ اللہ ابوالعلائی ناظرین کرام سے رخصت ہو رہا ہے۔

کمترین

فقیر سید محمد محفوظ اللہ ابوالعلائی دانشمند

ولی عہد، جاروب کش

آستانہ حضرت مخدوم شاہ سجاد داناپوری

خانقاہِ سجادیہ ابوالعلائیہ

شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ

بتاریخ: 15 رجب، بروز دوشنبہ 1392ھ

آثارِ تبرکاتِ مقدسہ

﴿1﴾ کلاہ و تسبیح: حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند بخاری قدس سرہ، م 791ھ

﴿2﴾ کلاہ: حضرت مخدوم شاہ محمد منعم پاکباز عظیم آبادی قدس سرہ، م 1185ھ

﴿3﴾ پیراہن رومال: اعلیٰ حضرت سید شاہ قمرالدین حسین عظیم آبادی قدس سرہ م 1255ھ

﴿4﴾ جائے نماز و کلاہ: حضرت سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ م 1327ھ

تاریخ اعراس

﴿1﴾ 10 محرم الحرام : ذکر شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

﴿2﴾ 9 صفر المظفر : عرس ابوالعلاء آگرہ / فاتحہ حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء

﴿3﴾ 3 ربیع الاول : فاتحہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری

﴿4﴾ 12 ربیع الاول : جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

﴿5﴾ 11 ربیع الثانی : فاتحہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی

﴿6﴾ 6 رجب المرجب : عرس خواجہ غریب نواز / فاتحہ غریب نواز اجمیری

﴿7﴾ 15/14 رجب : سالانہ عرس لطیفی اکبری

﴿8﴾ 19 رمضان المبارک : عرس حضرت سیدنا مولیٰ علی علیہ السلام و اجتماعی افطار

﴿9﴾ 17 شوال المکرم : فاتحہ حضرت سید شاہ محمد قاسم ابوالعلائی داناپوری

﴿10﴾ 9 ذیقعدہ : فاتحہ حضرت اخوند شیخ چشتی، نوآبادہ

﴿11﴾ 15/14 ذیقعدہ : عرس حضرت مخدوم شاہ سجاد، حضرت شاہ محسن داناپوری

﴿12﴾ 14 ذی الحجہ : فاتحہ قلندری، موڑہ تالاب

کنز الکتب

خانقاہِ سجادیہ ابو العلائیہ

داناپور شریف، پٹنہ

کتاب	مصنف
﴿1﴾ مکتوباتِ ابو العلاء	حضرت سیدنا شاہ امیر ابو العلا انسانؔ اکبر آبادی
﴿2﴾ فنا و بقا	،، ،،
﴿3﴾ دیوان: ابو العلاء	،، ،،
﴿4﴾ یتیم کہانی	حضرت سید دوست محمد ابو العلائی برہانپوری
﴿5﴾ اعجازِ غوثیہ	حضرت سید شاہ محمد قاسمؔ ابو العلائی داناپوری
﴿6﴾ نجاتِ قاسم	،، ،،
﴿7﴾ انشائے فرمانِ علیم	،، ،،
﴿8﴾ چراغ کعبہ	،، ،،
﴿9﴾ فائض البرکات	،، ،،
﴿10﴾ انوارِ قمریہ ملفوظات اعلیٰ حضرت پٹنہ	،، ،، ،،
﴿11﴾ چراغِ کعبہ	حضرت سید شاہ محمد اکبرؔ ابو العلائی داناپوری
﴿12﴾ خدا کی قدرت	،، ،،
﴿13﴾ مولدِ فاطمی	،، ،،
﴿14﴾ ارادہ	،، ،،
﴿15﴾ ادراک	،، ،،
﴿16﴾ سیر دہلی	،، ،،

﴿17﴾ رسالہ التماس " "

﴿18﴾ شورِ قیامت " "

﴿19﴾ اخبار العشق " "

﴿20﴾ تحفۂ مقبول " "

﴿21﴾ مولدِ غریب " "

﴿22﴾ سرمۂ بینائی " "

﴿23﴾ رسالہ خضرِ طریقت " "

﴿24﴾ نذرِ محبوب " "

﴿25﴾ رسالۂ غریب نواز " "

﴿26﴾ احکامِ نماز " "

﴿27﴾ چہل حدیث " "

﴿28﴾ تاریخ عرب (مکمل دو جلد) " "

﴿29﴾ اشرف التواریخ (مکمل تین جلد) " "

﴿30﴾ مثنوی روح " "

﴿31﴾ اردو منظوم بیگم " "

﴿32﴾ نادِ علی " "

﴿33﴾ دیوان: تجلیات عشق " "

﴿34﴾ دیوان: جذبات اکبر " "

﴿35﴾ دل ملفوظات شاہ اکبر داناپوری، جامع میر سید نثار علی ابوالعلائی اکبرآبادی

﴿36﴾ دیوان: نثار " "

﴿37﴾ فسانہ عشق " "

﴿38﴾ روضۃ النور، ملفوظات شاہ سجاد ابوالعلائی، جامع سید کبیر احمد

عرفاںؔ داناپوری

﴿39﴾ دیوان: کلیات محسنؔ	حضرت سید شاہ محمد محسنؔ ابوالعلائی داناپوری
﴿40﴾ فغانِ درویش	,, ,,
﴿41﴾ گنج عرفان	حضرت شاہ محمد ادریس چشتی سیرداؔ عظیم آبادی
﴿42﴾ وظائف العارفین	,, ,,
﴿43﴾ دافع المبھمات	,, ,,
﴿44﴾ دیوان: سیردا	,, ,,
﴿45﴾ تذکرۃ الابرار	حضرت سید شاہ محمد ظفرؔ سجاد ابوالعلائی داناپوری
﴿46﴾ آثار موڑہ تالاب	,, ,,
﴿47﴾ میلاد شریف	,, ,,
﴿48﴾ آل اطہار واہل بیت اخیار	,, ,,
﴿49﴾ آئینۂ علی	,, ,,
﴿50﴾ پاک نسل	,, ,,
﴿51﴾ حکومت بنوامیہ کی سفاکیاں	,, ,,
﴿52﴾ حالات حضرت شاہ اکبرؔ داناپوری	حضرت سید شاہ محفوظ اللہ ظفری ابوالعلائی
﴿53﴾ تذکرہ بزم ابوالعلاء	جناب محمد عبدالنعیم انجم ظفری پاکستان
﴿54﴾ تاریخی پسِ منظر	حضرت سید شاہ خالد امام ظفری ابوالعلائی
﴿55﴾ روشنی کے مینار	,, ,,
﴿56﴾ تذکرۃ الابرار (ہندی ترجمہ)	جناب ڈاکٹر سید شاہ ابوطاہر چشتی ابوالعلائی
﴿57﴾ روحانی گلدستہ	اراکین کمیٹی تحریک تنظیم اکبری

☆☆☆

سلسلہ ابوالعلائیہ کا شہرت یافتہ مرکز

تحریک تنظیم اکبری

داناپور شریف، پٹنہ

شیخ طریقت قدوۃ السالکین حاجی الحرمین شریفین تاج الشعراء سرخیل اصفیاء حضرت علامہ سید شاہ محمد اکبر دانشمند ابوالعلائی اکبرؔ داناپوری قدس سرہ العزیز کے افکار عالیہ کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ سرگرم عمل ہے، خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ داناپور شریف نے تنظیم شروع کی جس کا نام بخوبی "تنظیم اکبری" رکھا۔

یہ تنظیم حضرت شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ کی ذات سے منسلک ہے اس سلسلہ میں تنظیم کو ابوالعلائیہ سلسلہ کی طباعت اور اشاعت کا شرف حاصل ہے اور حسب پروگرام تادم تحریر یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

الحمد اللہ! تنظیم اکبری کی جانب سے طباعت وکتابت کے لئے ابوالعلائی کمپیوٹر ،کا بھی اہتمام کیا گیا جس سے حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، منقبت اور معلوماتِ دین پمفلٹ کتاب کی صورت میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ اس صحت مند طرز فکر اور مخلصانہ طرز عمل ہی کا نتیجہ ہے کہ اس تنظیم کی اشاعت سرگرمیوں کا دائرہ روز افزوں وسیع تر ہوتا رہا اور بالآخر اس تنظیم کو اشاعتی مرکز قائم کرنا پڑا جہاں اب بڑی خوبصورتی کے ساتھ حسب پروگرام اپنے مقصد کی تکمیل میں مصروف کار ہے اور اصل دفتر خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ، نزد درگاہ قطب العصر حضرت مخدوم سید شاہ محمد سجاد ابوالعلائی داناپوری قدس اللہ سرہ العزیز میں آباد ہے۔

جس میں خلوص نیتی، معاملات کی صفائی، نفاست پسندی، تہذیب وشائستگی اور متانت وسنجیدگی اس کا اثاثہ اور زادراہ ہے جس کے باعث تحریکِ تنظیم اکبری شعبۂ نشرواشاعت، شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ، بہار، الہند کا اشاعتی کارواں بڑے سلیقے کے ساتھ سرگرم سفر ہے۔

اللہ جل جلالہ شانہ وتوالہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس تنظیم پر اپنا فضل عظیم فرما کر قبلہ ارباب معرفت حاجی الحرمین شریفین حضرت علامہ سید شاہ محمد اکبر دانشمند ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ کی کتابوں کو ملک کے کونے کونے تک پہونچانے کی تمام تر سہولیات فراہم ہوئیں اور انشاءاللہ آئندہ یہ سلسلہ بحسن وخوبی جاری رہے گا۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

شاہ اکبرؔ داناپوری نمبر

سلسلہ ابوالعلائیہ اور صوبہ بہار کی مشہور و معروف شخصیت حضرت شاہ محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ کی سیرت و سوانح، علمی و ادبی خدمات، فقہ و تصوف، سیاسی تدبر، بیعت و خلافت، واقعات و کرامات، ملفوظات و مکتوبات، دعوتی اسفار، سفر حج، معروف خلفاء، تلامذہ اور مریدین، شعر و شاعری و تصانیف، مشاہیر کے تاثرات و مناقب، سلسلہ ابوالعلائیہ اور خانقاہی نظام، سفر رحلت اور خاندان اکبر وغیرہ پر ایک مفصل مجموعہ کی شکل میں علماء و مشائخ، ملک و ملت کے دانشوارن کے رشحات قلم سے بنام "**شاہ اکبرؔ داناپوری نمبر**" منظر عام پر آرہا ہے۔

لہذا: اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے گراں قدر مضامین سے نواز کر مشکور فرمائیں۔

ناشر: تنظیم اکبری

خَانقَاہِ سَجَّادِیَہ اَبُو العُلَائِیَہ

شاہ ٹولی، داناپور شریف، پٹنہ، بہار، الہند

فون نمبر: 09934771496

سید شاہ محمد ریّان ابوالعلائی

فون نمبر: 07301242285

Raiyanabulolai@gmail.com

Khanquahsajjadiya1298@gmail.com

www.fb.com/Khanquahsajjadiyaabulolaiya